محمد رفیع مفتی

قانون عبادات

نماز کی اہمیت

۱۔عن عبد اللّٰہِ قال سَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَیُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إلی اللّٰہِ قال الصَّلَاۃُ علی وَقْتِہَا قال ثُمَّ أَیٌّ قال ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قال ثُمَّ أَیٌّ قال الْجِہَادُ فی سَبِیلِ اللّٰہِ. (بخاری، رقم ۵۲۷)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: ''میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا، پھر پوچھا، اس کے بعد، فرمایا والدین کے ساتھ نیک معاملہ رکھنا، پوچھا اس کے بعد، آپ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔''

۲۔عن نَافِعٍ مولی عَبْد اللّٰہ بن عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بن الْخَطَّابِ کَتَبَ إلی عُمَّالِہِ إِنَّ أَہَمَّ أَمْرِکُمْ عِنْدِی الصَّلَاۃُ فَمَنْ حَفِظَہَا وَحَافَظَ علیہا حَفِظَ دِینَہُ وَمَنْ ضَیَّعَہَا فَہُوَ لِمَا سِوَاہَا أَضْیَعُ. (موطا، رقم ۶)

نافع مولیٰ ابن عمر سے روایت ہے کہ: ''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کے نام ایک خط میں

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

لکھا: تمھارے دینی معاملات میں میرے نزدیک سب سے اہم چیز نماز ہے۔ جو اپنی نماز کی حفاظت اور پابندی کرے گا، وہ پورے دین کی حفاظت کرے گا، اور جو اِسے ضائع کر دے گا، وہ باقی دین کو سب سے بڑھ کر ضائع کرنے والا ہوگا۔''

۳۔عَنْ جَابِرِ بنِ عبدِ اللّٰهِ يقول سمعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول بين الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ. (مسلم، رقم ۲۴۷)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی اور اُس کے کفر و شرک کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔''

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۴۔عَنْ عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ أَشْهَدُ أَنِّى سمعت رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰه تَعَالَى مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كان له على اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ له وَمَنْ لم يَفْعَلْ فَلَيْسَ له على اللّٰهِ عَهْدٌ إن شَاءَ غَفَرَ له وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ. (ابوداؤد، رقم ۴۲۵)

عبادہ بن ثابت سے روایت ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ ''پانچ نمازیں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر فرض کیا ہے، جس نے اِن کے لیے اچھے طریقے سے وضو کیا، اِنھیں وقت پر ادا کیا اور اپنا ظاہر و باطن اِن میں پوری طرح اپنے پروردگار کے سامنے جھکا دیا، اُس کے لیے اللہ کا عہد ہے کہ اُسے بخش دے گا اور جس نے یہ نہیں کیا، اُس کے لیے اللہ کا کوئی عہد نہیں۔ وہ چاہے تو اُسے بخش دے اور چاہے تو عذاب دے۔''

۵۔عن أبی هُرَيرَةَ أَنَّهُ سمع رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يقول أَرَأَيتُمُ لو أَنَّ نَهرًا بِبَابِ أَحَدِكُمُ يَغتَسِلُ فيه كُلَّ يَومٍ خَمسًا ما تَقُولُ ذلك يُبقِی من دَرَنِهِ قالوا لَا يُبقِی من دَرَنِهِ شيئا قال فَذٰلِكَ مِثلُ الصَّلَوَاتِ الُخَمسِ يَمحُو اللّٰه بها الُخَطَايَا. (بخاری، رقم ۵۲۸)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ نہائے تو کیا اُس کے جسم پر میل نام کی کوئی چیز باقی رہ جائے گی؟ لوگوں نے عرض کیا: اِس صورت میں تو یقیناً ذرا میل بھی باقی نہ رہے گی۔ آپ نے فرمایا: یہ پانچ نمازوں کی مثال ہے۔ اللہ اِن کے ذریعے سے گناہوں کو (بالکل اِسی طرح) مٹا دیتا ہے۔''

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

توضیح

۱۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ محبوب عمل نماز ہے۔

۲۔ اپنی نماز کی حفاظت اور پابندی کرنے والے ہی سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ پورے دین کی حفاظت کرے گا، دوسرے سے نہیں۔

۳۔ اللہ وحدہ لاشریک کے لیے نماز کا اہتمام ہی نہ کرنا، ایمان اور کفر و شرک کے درمیان فاصلے کو ختم کر دیتا ہے۔

۴۔ نماز پنج گانہ بخشش کی ضمانت ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ نمازوں کے ذریعے سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

تہجد کی نماز کی خصوصی اہمیت

۶۔عن أبی هُرَيرَةَ رضی اللّٰه عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قال يَنزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ كُلَّ لَيلَةٍ إلى السَّمَاءِ الدُّنيَا حين يَبقَی ثُلُثُ

اللَّيلِ الآخِرُ يقول من يَدْعُونِى فَأَستَجِيبَ له من يَسأَلُنِى فَأُعطِيَهُ من يَستَغفِرُنِى فَأَغفِرَ له. (بخاری، رقم ۱۱۴۵)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارا بلند اور با برکت پروردگار ہر رات کو اُس وقت آسمان دنیا پر آتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے کہ میں اُس کی دعا قبول کروں، کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اُسے دوں کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اُس کو بخش دوں۔''

۷۔ قال يَنزِلُ الله إلى السَّمَاءِ الدُّنيَا كُلَّ لَيلَةٍ حين يَمضِى ثُلُثُ اللَّيلِ الأَوَّلُ فيقول أنا المَلِكُ أنا المَلِكُ من ذَا الذى يَدْعُونِى فَأَستَجِيبَ له من ذَا الذى يَسأَلُنِى فَأُعطِيَهُ من ذَا الذى يَستَغفِرُنِى فَأَغفِرَ له فلا يَزَالُ كَذَلِكَ حتى يُضِيءَ الفَجرُ عن أبى هُرَيرَةَ عن رسول الله. (مسلم، رقم ۱۷۷۳)

www.javedahmadghamidi.com

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ ہر رات کا ابتدائی حصہ گزرنے کے بعد آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا اور ارشاد فرماتا ہے: میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں، کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اُس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے سوال کرے اور میں اُسے عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے مغفرت مانگے اور میں اُسے معاف کر دوں، اللہ تعالیٰ اسی طرح فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح روشن ہو جاتی ہے۔''

توضیح

۱۔ خدا شہنشاہ کائنات ہے اُس کی خوبی اور اچھائی ناقابل بیان ہے۔ وہ تہجد کے وقت میں وہ خود آگے بڑھ کر اپنے عابد بندوں کی دعائیں قبول کرتا، اُنھیں اپنی عطاؤں سے نوازتا اور اپنی بخششوں سے بہرہ مند کرتا ہے۔

صاحب ایمان کے لیے نماز کی حیثیت

۸۔عن عبد اللّٰهِ بن مُحَمَّدِ بن الْحَنَفِيَّةِ قال انْطَلَقْتُ أنا وَأَبِى إلى صِهْرٍ لنا من الْأَنْصَارِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتْ الصَّلَاةُ فقال لِبَعْضِ أَهْلِهِ يا جَارِيَةُ ائْتُونِى بِوَضُوءٍ لَعَلِّى أُصَلِّى فَأَسْتَرِيحَ قال فَأَنْكَرْنَا ذلك عليه فقال سمعت رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول قُمْ يا بِلَالُ فَأَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ. (ابوداؤد، رقم ۴۹۸۶)

عبداللہ بن محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ: ''میں اور میرے والد اپنے ایک انصاری سسرالی رشتہ دار کی عیادت کو گئے تو وہاں نماز کا وقت آ گیا، صاحب خانہ نے اپنے گھر کے کسی فرد یا اپنی لونڈی سے کہا کہ اے لڑکی میرے لیے وضو کا پانی لاؤ تاکہ میں نماز پڑھ لوں اور آرام پاؤں، ہمیں اُن کی یہ بات ناگوار محسوس ہوئی، تو اُنھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے بلال اٹھو اور ہمیں نماز سے راحت پہنچاؤ۔''

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۹۔عن أَنَسٍ قال قال رسول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ إلى النِّسَاءُ وَالطِّيبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِى فى الصَّلَاةِ. (نسائی، رقم ۳۳۹۲)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے عورتوں اور خوشبو کی محبت دی گئی ہے اور نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھی گئی ہے۔''

توضیح

۱۔ خدا سے سچا تعلق رکھنے والوں کے لیے نماز باعث راحت وسکون ہے، اور ایسا کیوں نہ ہو جب قوت ایمانی غیب کے پردوں کو اٹھا دیتی ہے تو پھر کیا خدا کے حضور میں قیام اور رکوع وسجود کی سرگوشیوں سے بڑھ کر بھی کوئی آنکھ کی

ٹھنڈک اور دل کی راحت ہو سکتی ہے۔

آداب نماز

۱۰۔عن بن عُمَرَ قال قال رسول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... إذا كان لِأَحَدِكُمْ ثَوْبَانِ فَلْيُصَلِّ فِيهِمَا فَإِنْ لم يَكُنْ إلا ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَلْيَتَّزِرْ بِهِ ولا يَشْتَمِلْ اشْتِمَالَ الْيَهُودِ. (ابوداؤد، رقم ۶۳۵)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’تم میں سے کسی کے پاس دو کپڑے ہوں تو دونوں میں نماز پڑھے اور اگر ایک ہی ہو تو تہ بند باندھ لے، اُسے نماز میں یہودیوں کی طرح چادر بنا کر لپیٹے نہیں۔‘‘

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

توضیح

۱۔ آدمی کو تن ڈھانپنے کے لیے جتنا کپڑا بھی میسر ہے، اُسے وہ انتہائی باحیا طریقے سے اوڑھے۔ چنانچہ ایک ہی چادر میسر ہو تو اُس سے تہ بند باندھ لے۔ یہ درست نہیں ہے کہ اِس صورت میں وہ اپنے اوپر کے حصے کو ڈھانپتا پھرے۔

نماز —— دین ابراہیمی کی روایت

۱۱۔عَنْ عبد اللّٰه بن صامت قال قال أَبُو ذَرٍّ... وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا بْنَ أَخِي قَبْلَ انْ أَلْقَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ سِنِينَ قلت لِمَنْ قال لِلّٰهِ قلت فَأَيْنَ تَوَجَّهُ قال أَتَوَجَّهُ حَيْثُ يُوَجِّهُنِي رَبِّي. (مسلم، رقم ۶۳۵۹)

عبداللہ بن صامت سے روایت ہے کہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا کہ اے میرے بھتیجے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات سے تین سال پہلے سے ہی نماز پڑھتا تھا۔ میں نے

پوچھا کہ آپ کس کے لیے پڑھتے تھے؟ فرمایا: اللہ کے لیے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کس طرف رخ کیا کرتے تھے۔ انھوں نے کہا کہ ادھر جدھر میرا رب میرا رخ کر دیتا تھا۔

توضیح

یہ حدیث بتاتی ہے کہ بعثت نبوی کے موقع پر دین ابراہیمی کی باقیات بہت واضح صورت میں موجود تھیں۔

ابراہیمی روایت کی تجدید واصلاح

۱۲۔عن بن عَبَّاسٍ قال قال رسول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّنِى جِبْرِيلُ عليه السَّلَام عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى بِىَ الظُّهْرَ حين زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَصَلَّى بِىَ الْعَصْرَ حين كان ظِلُّهُ مثله وَصَلَّى بِىَ يَعْنِى الْمَغْرِبَ حين أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِىَ الْعِشَاءَ حين غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى بِىَ الْفَجْرَ حين حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ على الصَّائِمِ فلما كان الْغَدُ صلى بِىَ الظُّهْرَ حين كان ظِلُّهُ مثله وَصَلَّى بِى الْعَصْرَ حين كان ظِلُّهُ مِثْلَيْهِ وَصَلَّى بِىَ الْمَغْرِبَ حين أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِىَ الْعِشَاءَ إلى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلَّى بِىَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إلى فقال يا محمد هذا وَقْتُ لأنبياء من قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ ما بين هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ.

(ابوداود، رقم ۳۹۳)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے دومرتبہ خانہ کعبہ کے پاس میری امامت کی ہے، چنانچہ ایک دن تو اُنھوں نے ایسے وقت میں مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جب سورج (بس) ڈھلا ہی تھا اور ہر چیز کا سایہ جوتے کے تسمہ کے برابر ہو گیا اور

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

عصر کی نماز ایسے وقت میں پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا اور مغرب کی نماز ایسے وقت میں پڑھائی جب روزہ دار روزہ کھولتا ہے اور عشاء کی نماز ایسے وقت میں پڑھائی جب شفق غائب ہو گئی اور فجر کی نماز اُس وقت میں پڑھائی جب روزہ دار کے لیے کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے پھر دوسرے دن ظہر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا اور عصر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس سے دوگنا ہو گیا اور مغرب کی نماز پڑھائی جب روزہ دار روزہ کھولتا ہے اور عشاء کی نماز تہائی رات پر پڑھائی اور فجر کی نماز روشنی پھیلنے پر پڑھائی۔ اِس کے بعد جبرائیل علیہ السلام نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے محمد! یہ ہیں تم سے پہلے انبیاء کی نمازوں کے اوقات (اور تمھارے لیے بھی) نماز کے اوقات، وقت کی اِنھی دوحدوں کے درمیان ہیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

توضیح

۱۔ اس حدیث سے ہمیں یہ پتا چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس وقت کی موجود ملت ابراہیمی کی روایت کی تجدید و اصلاح کس طریقے سے فرمائی تھی۔